

، پہلگام میں دہشت گردانہ حملہ - ہندوستان (خط نمبر 3/3 اور اختتام)

ہندوستان کے پیارے ہم وطنوں  
سلام

ان کی معلومات، ریکارڈ اور سمجھی جانے والی کارروائی کے لیے درج ذیل کو CC:  
ہندوستان کے صدر، نائب صدر اور وزیر اعظم 1.  
CJI، CEC، VC-NITI Aayog، معزز ممبر پارلیمنٹ 2.  
صنعتوں، کاروبار، سماجی شعبے، میڈیا اور سوشل میڈیا کے رہنما 3.

- موضوع: پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے مجرموں کو سزا دینے کے لیے ممکنہ کارروائیوں کے بارے میں  
ہندوستان تاریخ: 22.04.2025

ہندوستان کے عزیز ہم وطنو

سوشل میڈیا پر میری مورخہ 24.04.2025 اور 26.04.2025 کی پوسٹس کے تسلسل میں اور یہاں مذکور  
معززین کو ای میلز کے ذریعے گذارشات درج ذیل ہیں

اس خط میں حکومت کے عمل کے مکمل مشاہدے (سال 2003 سے)، ملک کی اعلیٰ سیاسی قیادت (کانگریس اور  
بی جے پی) کے ساتھ رابطے، سماجی، اقتصادی اور مذہبی شعبوں میں بڑی تعداد میں رہنماؤں کے ساتھ بات چیت  
فقیر اور سنتوں کے ساتھ تعامل) اس طرح کے اثرات کے اعترافی خطوط (کے مکمل مشاہدے کے بعد پیش کیا گیا  
ہے تاکہ فیس بک پر ذاتی پروفائل اور لنکڈ ٹول میں کچھ وقت گزارنے کے لیے کہا جا سکے۔ ہندوستان کے ساتھی  
شہریوں کی مناسب توجہ، ردعمل اور سمجھے جانے والے اقدامات کے مستحق ہیں۔

اس خط میں جمع کرانے پر مشتمل ہے:

- B-** اور 26.04.2025 کو پہلے کے دو خطوط کا مختصر سیکشن 24.04.2025، **A-** سیکشن  
- 22.04.2025 کو پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے بعد ابھرنے والی موجودہ صورتحال پر پرانے (1)  
سمجھداروں کے درمیان بحث۔  
- دہشت گردی اور جنگ پر (2)  
- بنیادی تعریف دھرم (بنیادی مذہب)، دھرم سنستھان (بنیادی باتوں کا خیال رکھنے والا مذہبی ادارہ) اور راج نیٹی (3)  
(اخلاقیات کے ساتھ حکمرانی)،  
- ہندو دھرم، سناتن دھرم اور سکھوں پر پرانے سمجھداروں کے درمیان بحث (4)  
- حل کی طرف اقدامات - ریفرنڈم کا سلسلہ (5)  
اوپر کی سرگرمیوں کو شروع کرنے کے لیے بھارت ایک بہتر جگہ کیوں ہو سکتا ہے۔ (6)

درج ذیل پیش کیا جاتا ہے

،-سیکشن

اس مسئلے پر پہلے کے دو خطوط کا خلاصہ) تاریخ 24.04.2025 اور 26.04.2025)

### کے خط کا مختصر 1. 24.04.2025

(22.04.25 کو پہلگام میں جو کچھ ہوا، وہ وحشیانہ ہے، بربریت کو مزید بربریت پیدا کرنے کے لیے مرکز کی طرف جانے کی اجازت دیتا ہے، اس پر مکمل بحث کی ضرورت ہے اور ہندوستان اور دنیا میں جرات مندانہ نفاذ کا مستحق ہے۔

اس ایکٹ کا اثر مذمت اور مرحوم کی روح کے لیے دعاؤں، متاثرین کے خاندان کی مالی مدد سے ختم نہیں ہوگا اور یا یہاں تک کہ پورے پاکستان کو حاصل کرنے سے بنیادی مسئلہ حل ہوگا۔ POK پر حملہ کر کے POK نہ ہی اسی کی دہائی میں بھی پنجاب میں اس قسم کا مذہبی قتل ہوا کرتا تھا۔

(ب)۔ یہ واقعہ چند اہم سوالات کو جنم دیتا ہے جو کوئی پوچھتا دکھائی نہیں دیتا

انہیں پولیس اور فوج) جو کل آبادی کا ایک فیصد بھی کم ہے (کے رحم و کرم پر چھوڑ کر پورے معاشرے کو i اپنے آپ کو محفوظ بنانے سے کیوں روکا جا رہا ہے؟ 1% لوگ کس طرح 100% آبادی کو محفوظ بنا سکیں گے۔

معیار کے مطابق) قبائلی اور دھرم سناتن کی بنیادی باتوں سے ماخوذ (25 سے 50 سال کی عمر کے گروپ کی آبادی کا چھ فیصد) جو کہ ہندوستان کی موجودہ آبادی کو 130 کروڑ سے زیادہ تصور کرتے ہوئے آٹھ کروڑ سے زیادہ ہے جس میں چار کروڑ خواتین کو داخلی تحفظ فراہم کیا گیا ہے اور چار کروڑ مرد جو بیرونی سلامتی سے نمٹنے کے لیے تربیت یافتہ ہیں (کو براہ راست معاشرے میں سیکورٹی میں تعینات کیا جانا چاہیے۔

کووڈ نے ہنگامی حالات کے دوران تمام مذہبی مراکز کو بند کرنے پر مجبور کر کے جب لوگ اسے زیادہ چاہتے ii تھے، واضح اور دلیری کے ساتھ ان تمام ہم آہنگی مذاہب کو مردہ وجود کی طرح کالعدم قرار دیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا ہمیں ان مذاہب کے خلاف زبانی یا حقیقی تصادم، لڑائی یا یہاں تک کہ جنگ میں ملوث ہونے کے بجائے دھرم (بنیادی مذہب) کے جی اٹھنے پر بحث نہیں کرنی چاہئے جو دنیا بھر میں لاک ڈاؤن کے دوران امید کی کرن نہیں دے سکے اور وائرس، بیکٹیریا اور انتظامی ایجنسیوں کا شکار ہو گئے؟

کیا یہ بھارت کو تنازعات میں گھسیٹنا، زیادہ سے زیادہ اسلحہ اور اسلحہ خریدنا، یا روس اور یوکرین، یا اسرائیل iii اور حماس جیسے تنازعات میں بھارت کو گھسیٹنا، دنیا کے خودساختہ بڑے مالکان پر زیادہ سے زیادہ انحصار کرنے کا گیم پلان نظر نہیں آتا؟

قیام پاکستان کی بنیاد مذہب اور انگریزوں کی ہیرا پھیری بتائی گئی۔ اب جب قیام کی دونوں وجوہات ختم ہو چکی iv ہیں، ایک آزادی کے اعلان کے فوراً بعد اور دوسری کووڈ کے دوران) جب مذہب ہی غیر متعلق ہو جاتا ہے (پاکستان کے الگ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں بچا۔ پاکستان) اور بنگلہ دیش (کے لیے اچھا ہو گا کہ وہ اپنے ملک میں ایک عام ریفرنڈم کرائیں اور اس کے بیچ جانے والے حصے کو ملا کر ایک بھارت بن جائیں۔

حل ہندوستان کے ساتھ ساتھ معروف سیاسی طبقے اور مذہبی اسٹریمز اور پاکستان اور بنگلہ دیشی طبقے کے ساتھ v. بھی دستیاب نظر نہیں آتا۔ ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے شہریوں سے گزارش ہے کہ وہ ڈیمڈ کریں اور مستقبل میں کسی بھی حادثے سے بچیں۔

## 26.04.2025 کے خط کا مختصر (2)

(ا)۔ پہلگام انڈیا میں دہشت گردانہ حملے کا ممکنہ گیم پلان اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ 'پہلگام میں دہشت گردی کا حملہ ایک اسٹیجڈ ایکٹ تھا (ایسا لگتا ہے کہ سرد خونی اور وحشیانہ کارروائی کو مناسب منصوبہ بندی کے ساتھ تصور کیا گیا تھا، پھر اسے وحشیانہ طریقے سے اور سرد خونی انداز میں پیش کیا گیا تھا (اور ایسا لگتا ہے کہ اسے بڑے پیمانے پر گرنے کے مقصد سے تصور کیا گیا تھا۔

روحانی حلقے میں کہا جا رہا ہے کہ پہلگام انڈیا میں مورخہ 22.04.2025 کو دہشت گردانہ حملہ درج ذیل ملٹی نیشنل کمپنیوں نے کیا تھا:

i) کان کنی کی کثیر القومی کمپنیاں جو جموں و کشمیر میں بنیادی طور پر 58 لاکھ ٹن لیتھیم کے ذخائر پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ یہ بات زیر بحث ہے کہ ان لیتھیم کان کنوں کا طریقہ کار سب سے پہلے پاکستان کے خلاف سماجی دراڑ اور شدید جذبات پیدا کرنا ہے اور جب جنگ شروع ہوئی تو ان معدنیات سے مالا مال علاقے کے جنگلات میں آگ لگانا (جیسے وہ آگ جو حال ہی میں ایمیزون، آسٹریلیا، میانمار (راکھائن کا علاقہ-روبنگیا) کے جنگلات میں لگی تھی)، تاکہ لاس اینجلس کے دیگر حصوں کو صاف ستھرا بنایا جائے۔ کان کنی

ii) ملٹی نیشنل کمپنیاں جو سوئٹزرلینڈ میں سیاحت سے کماتی ہیں۔

iii) ملٹی نیشنل کمپنیاں جو بارود اور بموں، ہتھیاروں اور ہتھیاروں، لڑاکا طیاروں، آبدوزوں کی سپلائی سے کماتی ہیں اور روس اور یوکرین، اسرائیل اور حماس جیسے ممالک کے بعد ممالک کے درمیان جنگ کا انتظام اور انتظام کر کے بھی کماتی ہیں۔

iv) ملٹی نیشنل کمپنیاں جو اپنے ہسپتالوں اور دواسازی کے کاروبار سے کماتی ہیں۔

v) ایم الٹی نیشنل کمپنیاں جو اپنے منشیات کے کاروبار سے کماتی ہیں۔ اس دہشت گردانہ حملے کا منصوبہ کشمیر میں بھارت کے پنجاب اور منی پور اور دنیا میں کولمبیا اور افغانستان کی طرح کے حالات پیدا کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان ملٹی نیشنلز کو اپنی شرارتی کارروائیوں کو انجام دینے کے لیے سی آئی اے (کوکین درآمد کرنے والی ایجنسی یا بھنگ درآمد کرنے والی ایجنسی)، (او آئی سی) (افیون درآمد کرنے والی تنظیموں اور ڈبلیو ای ایف (سے ہر طرح کی مدد حاصل ہے۔

(Alternate) ب)۔ ان کا مقابلہ کیسے کیا جائے اور بربریت کا کافی بدلہ کیسے لیا جائے اس کے بارے میں کتاب میں دیا گیا ہے۔ (resurrectionofdharma.com: مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے) Economy

سیکشن بی

22.04.2025 کو پہلنگام میں دہشت گردانہ حملے کے بعد ابھرنے والی موجودہ صورتحال پر پرانے (1)

سمجھداروں کے درمیان بحث

روحانی حلقے میں یہ کہا جا رہا ہے کہ پہلنگام میں قتل اور ہماری بیٹیوں اور بہنوں کو بیوہ یا یتیم کرنا راون (1.1) یعنی اس کے [ کے ہاتھوں ماں سیتا کے اغوا کے برابر یا زیادہ سنگین ہے، اس لیے ظاہر ہے کہ مجرم کا خاتمہ منصوبہ ساز اور فنائرس، کہانی لکھنے والے اور ہدایت کار، رسد فراہم کرنے والے اور رسد فراہم کرنے والے عملے اور ذرائع ابلاغ کا فائدہ اٹھانے والے۔] وحشیانہ قتل کے نتیجے میں متلاشیوں کو کونے کے گول گول ہے چند نجومیوں کے مطابق مجرموں کا خاتمہ دسمبر 2026 تک شروع ہو جائے گا اور 2031 تک مکمل ہو جائے گا جس کے بعد گڈ گورننس کا قیام عمل میں آئے گا، جو کہ بڑی حد تک 2036 تک مکمل ہو جائے گا۔

روحانی حلقے میں کہا جا رہا ہے کہ 2031 تک ہندو، یہودی، بدھ، جین، عیسائی، مسلم اور سکھ کی اصطلاح ختم ہو جائے گی اور بڑی حد تک دھرم کی اصطلاح کو راستہ دے گا اور یہ اصطلاح جو والدین، بچوں، بہن، بھائیوں اور دھرم کا دھرم استعمال کیا جائے گا جیسے استاد، طالب علم وغیرہ کی خدمت سے متعلق ہے اور اسی طرح کی اصطلاح میں خود کو مزید بیان کیا گیا ہے۔

مزید کہا جا رہا ہے کہ 2031 تک سونا اپنی حیثیت کھو دے گا، شیئر مارکیٹ ختم ہو جائے گی، اس کے ساتھ جبری جسم فروشی اور فحاشی کا خاتمہ ہو جائے گا، وکیل، استاد اور ڈاکٹروں کا کاروبار ختم ہو جائے گا۔

تک معاشرے کی طرف سے مکمل سماجی تحفظ (یعنی زندگی گزارنے کے لیے جسمانی تحفظ اور خوراک 2031 پانی، ہوا، کپڑا، رہائش، تفریح، صحت، تعلیم اور انصاف کے ساتھ ساتھ سب کے لیے روزگار کی راہیں اور کسی کی تخلیقی کوشش میں ممکنہ مدد (کا پروویڈنٹس خود دھرم سنستھان) مذہبی ادارے یا حکومتی مرکز کے ذریعے کام کرنا شروع کر دے گا (اور اس کا نظم و نسق ایک سرکاری ادارہ ہو گا۔ کام اور آمدنی/پیداوار۔

یہ ہر کسی کے لیے حیرت کی بات ہے کہ شیطان اور اولیاء جب مستقبل کی طرف اشارہ کر رہے ہوتے (1.2) ہیں تو ان میں اتفاق نظر آتا ہے لیکن روحانی حلقے میں یہ کہا جاتا ہے کہ جب شیطان اور اولیاء ایک ہی منزل/مستقبل کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو اس صورت حال کو واقعی تشویشناک/خطرناک/ہنگامہ خیز کہا جا سکتا ہے۔

نام نہاد شیطان کہتے ہیں کہ زمین پر حالات ناگفتہ بہ ہو چکے ہیں اور زمین سات سو کروڑ سے زائد انسانی (i) آبادی کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتی اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ زمین کو قائم رکھنا ہے تو کم از کم نوے فیصد انسانی آبادی کو ختم کرنا ہو گا۔

موجودہ ہنگامہ خیزی کی وضاحت کرتے ہوئے، سنتوں نے عوام کو تسلی دیتے ہوئے خوشگوار انداز اور خوش (ii) گوار لہجے میں کہا ہے کہ سچائی (ستیوگ (کا دور آنے والا ہے، جس میں ہر کوئی صحت مند، خوش اور مقدس زندگی گزارے گا۔ سٹیوگ میں زمین پر کل تینتیس کروڑ لوگ ہوں گے اور ہر کوئی دیوتا کی طرح ہوگا، جس کے پاس بہت سارے وسائل ہوں گے۔

اگر ہم شیطان اور اولیاء کے نسخوں کا موازنہ کریں تو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ مقدسین آنے والے دنوں میں (iii) واقعات کے مزید بولناک موڑ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

ایسے میں معاشرہ کیا کر سکتا ہے؟ اس کا حل کیا ہے؟ روحانی حلقے میں، دھرم اور دھرم سنستھان (مذہب اور مذہبی اداروں) کے جی اٹھنے کو سنتوں اور شیطانوں کی پیشین گوئیوں/منصوبوں کے اوپر اور اوپر ایک قابل عمل متبادل کے طور پر تجویز کیا جا رہا ہے۔

روحانی حلقے میں کہا جا رہا ہے کہ نہ تو پرانی حکمتیں گوگل، یو ٹیوب، وکی پیڈیا وغیرہ کے بغیر خوشگوار مستقبل کا دعویٰ کر سکتی ہیں اور نہ ہی یہ نو کلاسک، ٹیکنالوجیز اور گیجٹس والدین اور دادا دادی، ماسٹروں اور گرووں کی کہانیوں کے بغیر خوشگوار مستقبل کا دعویٰ کر سکتے ہیں، اس لیے کہا جا رہا ہے کہ معاشرے میں پھیلے ہوئے نظام کو ختم کرنا ضروری ہے۔ اور امرت/جوہر کا اشتراک کیا جا سکتا ہے، تاکہ معاشرہ برقرار رہ سکے۔

## . دہشت گردی اور جنگ پر (2)

### :- دہشت گردی (2.1)

کسی بھی دوسرے 'ازم' کی طرح ہے (مثال کے طور پر کمیونزم، فرقہ پرستی، علاقائیت اور یہاں تک کہ مذہب پرستی یا بلکہ ان ازم سے پیدا ہوا ہے، اور دہشت گردی تب ہی ختم ہو گی جب ان تمام ازم کے ختم ہو جائیں گے یا ختم ہو جائیں گے۔

گاندھی جی کو قتل کر دیا گیا (1948 میں) اور پوری آر ایس ایس کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا اور آر ایس ایس کے (i) ساتھ ہمدردی رکھنے والے بہت سے لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا، پورے ہندوستان میں (جن میں میرے والد بھی شامل ہیں جہانسی سے) محترمہ اندرا گاندھی کو قتل کر دیا گیا (سال 1984 میں) اور پوری سکھ برادری کو قاتل قرار دیا گیا اور سینکڑوں سکھوں کو بے رحمی سے قتل کر دیا گیا۔ نائن الیون (سال 2001 میں) امریکہ میں ہوا اور، بہت سے جمہوریت پسند لوگوں نے پورے مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دیا، اور افغانستان پر حملوں میں تعاون کیا (طالبان کو اصل مجرم قرار دیا) اور مسلمانوں کی بڑی آبادی والے تمام ممالک پر مسلسل نگرانی شروع کر دی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ کس طرح یہودیوں کو بڑے پیمانے پر جرمن کی ترقی کو روکنے کے اہم مجرم قرار دیا جا رہا تھا۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ 15 اگست 2021 سے امریکہ نے خود طالبان کو افغانستان میں اقتدار سنبھالنے کی اجازت دی، خود بھارت نے سکھوں کو اپنا وزیراعظم بنایا، آر ایس ایس کو بھارت کے ہم آہنگ حکمرانی کا مرکزی نظریاتی محاذ بننے دیا اور کس طرح پورا مغرب یہودیوں کے ساتھ تعاون کرتا ہے۔

کیا ایک پوری تنظیم، کمیونٹی کے لوگوں کی برانڈنگ اور اس طرح کے خیالات کے انعقاد کو سراہا جا سکتا ہے؟ یہ یہودی کمیونٹی کے لوگوں، مسلم کمیونٹی، سکھ برادری سے تعلق رکھنے والے لوگوں اور آر ایس ایس کے ممبران سے توقع کی جاتی ہے جو خود اس کا شکار ہیں کوئی ایسا کام نہیں کریں گے جس سے اس طرح کی برانڈنگ کو

ہوا ملے یا اس طرح کی برائٹنگ کو روکنے/پابند کرنے کے لیے اپنی صلاحیت کے مطابق ہر ممکن کوشش کریں گے اگر یہ پہلے ہی کسی مقامی یا دور دراز کے فائدے کے متلاشیوں کی طرف سے ہوا ہے۔

ممبئی اور ہندوستان کی پارلیمنٹ میں دہشت گردانہ حملے ہزاروں کروڑ کا اسلحہ خرید کر کامیاب ہوئے ہیں۔ (ii) سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا دو سے تین فیصد رقم خرچ کر کے اور اس طرح کے فیڈ ٹرائلز سے اسلحے کی تصدیق کے لیے دہشت گردی کی کارروائیوں میں دراندازی نہیں کی جاسکتی؟

ایندھن کے تیل کے ذخائر، معدنی ذخائر، اسلحے اور گولہ بارود کی فروخت کا سودا کرنے والی کثیر القومی (iii) کمپنیاں دہشت گردی چاہتی ہیں اور دہشت گرد اپنے مفادات کو جاری رکھیں۔ یہ ایک کھلا راز ہے کہ ایسی فرمیں نہ صرف ہر ممکن بہانے لوگوں کے درمیان نفرت، دشمنی کو فروغ دیتی ہیں بلکہ تصادم، لڑائی اور جنگ اور یہاں تک کہ عالمی جنگ کے لیے بھی فنڈز فراہم کرتی ہیں۔

میں نے بھوپال گیس سانحہ (2 دسمبر 1984) کا مشاہدہ کیا تھا اور بہت سے لوگوں کو اس بحران سے مختلف (iv) فائدہ اٹھاتے ہوئے دیکھا تھا۔ پچھلے چالیس سال کا میرا مشاہدہ واضح طور پر یہ کہنے کے قابل ہو گا کہ جنہوں نے خاموش اجتماعی قتل سے فائدہ اٹھایا یا اس بحران کے دوران اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کیں، ان کی عام موت نہیں ہوئی، چاہے وہ پادری ہوں، مبلغین ہوں، سیاست دان ہوں، ڈاکٹر ہوں، وکیل ہوں، تاجر ہوں اور یہاں تک کہ عام آدمی اس لیے پوری دنیا کو ذاتی طور پر فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی جا سکتی۔ پہلگام میں دہشت گردانہ حملہ جس نے ہماری بہت سی بہنوں اور بیٹیوں کو بیوہ یا یتیم کر دیا۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ دہشت گردانہ سرگرمیاں صحیح سوچ رکھنے والے اور نرم دل لوگوں کو ہم آہنگی کے لیے سخت محنت کرنے کے لیے اکٹھا کرتی ہیں۔ ائیے دعا کریں کہ یہ لوگ ہمت، آزادی اور محبت کا سبق سمجھیں اور مرکز کا درجہ حاصل کریں۔

## :- جنگ (2.2)

(بھارت) کے لوگوں کو پاکستان کے ساتھ کیا کرنا چاہیے، اگر بھارت اپنے چند لوگوں کے گروہوں کو سن لے جو (اس دہشت گردانہ حملے میں پاکستان کے ملوث ہونے کا صحیح طور پر پتہ لگانے بغیر) پاکستان پر حملہ کرنے اور پاکستان کے وجود کو ختم کرنے کی شدید اور شدید وکالت کر رہے ہیں؟ کیا بھارت پاکستان پر حملہ کرنے اور اسے ختم کرنے کے بعد اس جغرافیہ کو دوسروں کے لیے لوٹنے اور لوٹنے کے لیے چھوڑ دے گا یا بھارت اسے حاصل کر کے بھارت میں ضم ہو جائے گا؟

پرانے لوگوں میں سے سمجھدار پوچھتے ہیں کہ اگر موجودہ بنگلہ دیشی اور پاکستانیوں کا بڑا حصہ اپنی علیحدگی (i) کی غلطی پر پچھتا رہا ہے اور ہندوستان کے ساتھ دوبارہ اتحاد کرنا چاہتا ہے تو کیا ہندوستان پھر بھی جنگ لڑنا چاہتا ہے، یا کوشش کرے اور پاکستان اور بنگلہ دیش کے لوگوں کو اپنے ملک میں ریفرنڈم کرانے کی سہولت فراہم کرے اور انہیں مناسب خیر مقدم کے ساتھ اور برابری کی بنیاد پر ہندوستان کے ساتھ دوبارہ اتحاد کی اجازت دی جائے۔

تمام ہندوستانیوں کو رام اور راو کے درمیان دو عظیم جنگوں اور دوسری دھرم یودھ مہابھارت کی گہری یادیں (ii) ہیں۔

واضح رہے کہ جنگ کی پوری مدت کے دوران بھی راون اور دھریٹراشٹر (دریودھن) نے اپنے مخالفوں یعنی رام اور پانڈو کے لیے ضروری اشیاء کی سپلائی چین کو نہیں روکا تھا، اس کے برعکس بات کی جائے۔

اشیائے ضروریہ (پانی، خوراک، ہوا، بجلی، دوائی) کی کسی بھی سپلائی چین کو متاثر کرنا اور نماز یا آخری رسومات کی ادائیگی میں پابندی فطرت کے خلاف ہے اس لیے اس کے بارے میں سوچا بھی نہیں جانا چاہیے اور اگر نادانستہ کیا جائے تو اسے فوری طور پر باوقار طریقے سے تبدیل کرنا چاہیے۔

پرانے سمجھداروں میں یہ بات زیر بحث ہے کہ اگر موجودہ نسل کا خون جنگ کے لیے اہل رہا ہے تو ہندوستان (iii) برطانیہ کے ساتھ جنگ کیوں نہ کرے، جس کا جلیاں بالا باغ میں دشمن اور قتل عام کا ثبوت واضح ہے، ممکن ہے کہ پاکستان اور بنگلہ دیش بھی ہمارے ساتھ مل جائیں (پچھلے سات سال کی اپنی تمام باہمی دشمنی اور وہ بھی پچاس سالہ دشمنی بھول کر)۔ برطانیہ کی طرف سے ایندھن)۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے ہمارے اور بہت سے دوسرے ممالک کے لوگوں کے مسائل حل ہو جائیں۔

- بنیادی تعریف دھرم (بنیادی مذہب)، دھرم سنستھان (بنیادی باتوں کا خیال رکھنے والا مذہبی ادارہ (اور راج (3) نیتی) اخلاقیات کے ساتھ حکمرانی)

،: دھرم یہ ہے - - دھرم (مذہب) - جو گھیرے ہوئے ہے وہ دھرم ہے، یا دھرم پوری زمین کا ایک جوہر ہے (3.1) سنسکرت میں کہتے ہیں، سنسار کے لیے یہ سناتن دھرم ہے، جب کہ مذہب دھرم کا، (،) ہے مذہب مارم کا دھارا۔ علاقائی مظہر ہے، 'جیسے؛ ہندوستان کے لیے یہ ہندو ہے، یہوداہ کے لیے یہ یہودیت ہے (یہودیوں کے لیے یروشلم)۔ بدھ مت کے ماننے والے، جین اور سکھ ہندوؤں کی اصل آف بیٹ ہیں جب کہ عیسائی، مسلمان اور بھائی یہودیوں کی ( کا علاقہ مذہب اور کا پکڑو مکمل - سب سے بڑی آف بیٹ ہیں

دھرم آزادی کی خوبی اور محبت کی خوبی کے ساتھ کھڑا ہے اپنی تمام عظمت کے ساتھ یہ پیش کرتا ہے نہ کہ بھوتوں اور جہنم کے خوف کی وجہ سے یا عوام میں کھلے عام غنڈہ گردی اور جیل میں سزا کی وجہ سے جو کہ بہت سے مذاہب کر رہے ہیں۔ دھرم صحت مند ہے اور زندگی کی پیش کردہ تمام لین دین کے لیے جامع نقطہ نظر فراہم کرتا ہے، یہ نہ تو خود کو کاروبار میں شامل کرتا ہے اور نہ ہی کاروباری اداروں کی حمایت/ حمایت کرنے کے ساتھ ساتھ یہ سیاسی یا حکمران یا توسیع پسندوں کی مرغی، پروپیگنڈہ کرنے والوں یا سامنے والی تنظیم نہیں بنتا، 'ہے۔ دھرم کبھی بھی کسی سے یہ یونیفارم پہننے یا اس کے بال کٹوانے کے لیے نہیں کہتا، 'یہ پڑھ کر دیکھو ورزش (یوگک یا ایروبک) کرتے ہوئے واعظوں کا طوطا سننا' دھرم بنیادی طور پر زندگی کو ایک پائیدار طریقے سے صحت مند اور مقدس بنانے میں مصروف ہے۔

دھرم کبھی بھی خدا کو خوش کرنے کے لیے انسانوں یا اس کے متبادل جیسے ناریل یا بکری، بھینس، بھیڑ، اونٹ وغیرہ کی قربانی دینے کو نہیں کہتا۔ دھرم کبھی بھی کسی سے بیل اور بھینس کو نسل کشی کرنے یا کسی نہ کسی وجہ سے لڑکی کے ختنہ کرنے یا لڑکی کے جنسی اعضاء کو مسخ کرنے کے لیے نہیں کہتا ہے جس میں انہیں برہمی رہنے پر مجبور کرنا، یا انہیں (لڑکے اور لڑکیوں) کو ایک ایسی ہستی بنا کر اور قرار دے کر مکمل قربانی سے بچانا ہے جو پہلے ہی علامتی طور پر اللہ تعالیٰ کے لیے قربان ہو چکی ہے۔

دھرم یہ بھی نہیں کہتا کہ کسی کی بھی نشوونما کو روکے چاہے وہ انسان ہو یا درخت اور انہیں ہونا اور ہونسانی بنادے۔ دھرم صرف ہمیں زندگی کا جشن منانے اور دوسروں کو جشن منانے اور کھانے کی اجازت دیتا ہے جو آپ

کے مزاج کو برقرار رکھتا ہے اور وہ پیتا ہے جو آواز کی نرمی کو برقرار رکھتا ہے۔ دھرم کبھی بھی کسی سے پوجا کرنے کے لیے نہیں کہتا اور نہ ہی دھرم کسی کو کسی بھی طرح یا کسی بھی شکل (بت) یا بے شکل کی پوجا کرنے یا یہاں تک کہ اپنی پوجا کرنے پر پابندی نہیں لگاتا، دھرم صرف فطری ایمان/شعور کے حکم پر عمل کرنے مذہب ہے اور کام عبادت ہے۔) کام اور اپنے کام کرنا جاری رکھنے کے لیے کہتا ہے (کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے؛ کے لیے کوئی صحیح لفظ نہیں ہے۔ اس لیے لفظ دھرم استعمال ہوتا ہے۔ Dharma انگریزی میں

پوری دنیا ایک ہے لیکن ایک بڑا خاندان دھرم کی سب سے بنیادی تفہیم ہے، جس پر اب تک بہت سے مذاہب پہلی جگہ متفق ہونے میں ہچکچاتے ہوئے پائے گئے جب تک کہ انہوں نے ہر مذہب اور رنگ کے لوگوں کو اپنے مذہب کو قبول کرتے نہ دیکھا۔ اب، بیماری کے پھیلنے اور دنیا بھر میں لاک ڈاؤن نے یہ بات بلا شبہ ثابت کر دی ہے کہ دنیا ایک ہے، اگر دنیا ایک نہ ہوتی تو ایک بیماری زمین پر موجود تمام برادریوں کو کیسے متاثر کر سکتی تھی۔

**دھرم سنستھان (مذہبی ادارے):** دھرم سنستھان ایک ایسا ادارہ ہے جو بغیر کسی تعصب اور تعصب کے خود (3.2) پائیدار طریقے سے پورے معاشرے کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اس طرح کے خود پائیدار دھرم سنستھان (مذہبی ادارے) کو زمانوں سے مسلسل (بابمی) کام کرتے رہے ہیں۔ درحقیقت اس نظام کے دائمی کام کرنے کی وجہ سے اس نظام کو خود سناتن کا نام دیا گیا ہے۔ مزید، چونکہ ان سنستھان کے کام کو پوری دھرمکتا (مکمل مذہبیت کے ساتھ) انجام دیا جاتا ہے، اس لیے اسے سناتن دھرم کا نام دیا گیا ہے۔ تاہم، چند لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ اس کے برعکس ہے کہ دائمی کی بنیادی سمجھ کی وجہ سے یہ سنستھان مستقل طور پر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔

دھرم سنستھان کو ایک ایسا ادارہ کہا جا سکتا ہے جو بھوکوں کو کھانا، پیاسوں کو پانی، بے سہاراوں کو پناہ، بیماروں کو علاج، ضرورت مندوں کو مشورہ اور انصاف، بے سہاراوں کو مدد، نوجوانوں کو روزگار اور اکیلے اور بزرگوں کو باوقار مصروفیات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے اس پاس کے تمام افراد کو جسمانی، مالی، جذباتی تحفظ فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے اس پاس کے تمام افراد کو جسمانی، مالی، جذباتی تحفظ فراہم کرے گا کہ کسی بھی غیر جبری اور جبری ماحول میں استحصال نہ ہو۔ جسم فروشی

واضح خوش فہمی جو عموماً اداروں کے طویل المدت کامیاب آپریشن کے بعد ظاہر ہوتی ہے اور یہاں تک کہ کمال پر بہتری لانے کی احمقانہ خواہش کی وجہ سے معاشرے کے اپنے ایسے اداروں میں شراکتیں دھیرے دھیرے کم ہوتی گئیں، ایسے ادارے پچھلے تین ہزار سالوں میں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ یہ تمام مذاہب - ہندو، زرتشت، یہودیت، بدھ مت، جین مت، عیسائی، اسلام، سکھ مت، بھائی، ہر ایک اس کو کتنے ہی جامع ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے کوئی بھی مذہب اپنے پیروکاروں کو ایک پائیدار طریقے سے مساوی پلیٹ فارم پر صحت مند اور خوش گوار طرز زندگی فراہم کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکا، اس لیے سنہراسر کا اختیار صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ زمین پر زندگی اپنے آپ کو ایک بار پھر جوان پا سکتی ہے۔

**راج نیتی-سیاست:** راج نیتی گورننس کی ایک اخلاقیات ہے اور حکومت بھی اخلاقیات کی بنیاد پر کام کرتی۔ (3.3)۔ (ہے آتی سے نیامک - ہے، جبکہ اخلاقیات وہ ہے جو زمین اور اس کے ماحول سے نکلتی ہے

جیسا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ماحول بدلتا رہتا ہے لہذا ماحول ایک متحرک ہستی کو کہہ سکتا ہے۔ ماحول کے مقابلے میں زمین کو ایک جامد ہستی کہا جا سکتا ہے۔ چونکہ رجحیتی زمین کے ساتھ مضبوطی سے جڑی ہوئی ہے اس لیے رجحیتی کو جامد کہا جا سکتا ہے لیکن چونکہ رجحیتی ماحول کے ساتھ بھی گونجتی ہے اس لیے رجحیتی بھی متحرک ہو جاتی ہے۔

اس مرکب کو دیکھتے ہوئے، راج نیتی کو ایک تجربہ اور اس کا اظہار کہا جاتا ہے جو مضبوطی سے چلنے کے باوجود کافی لچکدار ہے۔ اس تعریف کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ راج نیتی کوئی کام/پیشہ نہیں ہے بلکہ سماج اور اس کے آس پاس کے ماحول کی اجتماعی بھلائی کے لیے سماج کی طرف ایک مصروفیت ہے۔ اس طرح کی رجحانی ان افراد کے ذریعہ انجام دی جاسکتی ہے جن کی بنیادی خاندانی ضروریات کو اس کے وقت اور پیسے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، یعنی اس وقت جب اس کے بچوں کی شادی ہوئی تھی، اور اس طرح کی رجحانی میں شامل ہونا اس وقت تک جاری رکھا جاسکتا ہے جب تک کہ اس کے بچے اس کی جگہ لینے کے لیے دستیاب نہ ہوجائیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک فعال راج نیتی (ووٹ ڈالنے کے ساتھ ساتھ الیکشن لڑنے) کی عمر تقریباً پچاس سال سے لے کر پچھتر سال تک ہو سکتی ہے۔ پچھتر سال کی عمر کے بعد ایسی معزز شخصیات عموماً نئے آنے والوں کی تعلیم و تربیت میں حصہ لینا پسند کرتی ہیں۔

سیاست ایک پیشہ ہے اور سیاستدان پیشہ ور ہیں جو یقینی طور پر مساوی سلوک کے مستحق ہیں۔ ایک نظر دوسرے پیشے جو اب تک ملک اور معاشرے کے ہموار کام کے لیے درکار تھے۔ سیاست بنیادی طور پر مذہب اور/یا ملک کے آئین کے صحیفوں میں وضع کردہ مقررہ اصولوں اور ضابطوں پر پولیسنگ ہے۔ چونکہ ملک کا آئین جامد ہے (منظر اور وقت کی تبدیلی کے باوجود کم و بیش ایک ہی رہتا ہے) اس لیے عام طور پر آئین مختلف اوقات میں پیش کے لیے کوئی درست لفظ نہیں ہے۔ اس Rajniti آنے والے مسائل سے نمٹنے میں نااہل پایا جاتا ہے۔ انگریزی میں لیے لفظ راج نیتی استعمال ہوتا ہے۔

ہندو دھرم، سناتن دھرم اور سکھوں پر پرانے سمجھداروں کے درمیان بحث۔ (4)

۔ اس نے پہلگام میں دہشت گردی کے گھناؤنے / بھیانک / وحشیانہ فعل کے دوران سب سے زیادہ بات کی اور (4.1) اس کے بعد ہندو دھرم کی بات سامنے آتی ہے، جس میں زندگی کے تمام شعبوں کے لیڈروں سمیت سینکڑوں لوگ اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ ہندو دھرم کو اکیلے ہی نشانہ بنایا جا رہا ہے اور اسے خطرہ ہے اور اس کا سہارا لینا چاہیے۔

اس سلسلے میں مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ گزشتہ تئیس سالوں میں میری کوششوں کے علاوہ رامائن (بالمیکی) اور گیتا سمیت پورے قابل احترام متن میں ایک بھی لٹریچر، یہاں تک کہ ایک پیراگراف، نظم یا سلوکا تلاش کرنے میں ناکام رہا ہوں جس میں برانڈ کے بارے میں کچھ کہا گیا ہو۔ "ہندو دھرم یا سکھ دھرم"، ہم دھرم مذہب دھرم جیسے بودھ مذہب یا یہاں تک کہ ہم مذہب کو تلاش کرتے ہیں۔ جین، عیسائی، اسلام اور بھائی۔

۔ ہندوستان کی سپریم کورٹ ہندو دھرم پر اپنے فیصلے میں صرف یہ کہہ سکتی ہے کہ ہندو دھرم ایک طرز (4.1) زندگی ہے لیکن اس کی وضاحت نہیں کر سکی کہ وہ طرز زندگی کیا ہے۔

وہ کہتے ہیں (کہ ہندو دھرم قدیم ترین معلوم دھرم ہے جس کی تاریخیں اور اس کے بارے میں معلوم نہیں ہے اور یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندو دھرم بارہماسی، دائمی (انگریزی میں) سناتن یا ابدی (سنسکرت میں)، جاوید یا دوامی (اردو میں) اور اسی طرح مختلف زبانوں میں مختلف ہے۔ قدیم ترین اور معروف ادب سے پتہ چلتا ہے کہ ہندو دھرم کے پیروکاری کے لیے پہاڑی یا جوتوں کے قریب لوگ مذہب کا استعمال کرتے تھے۔ (یہودی مذہب) اور وہ رواج جسے لوگ ہندوکش پہاڑ اور ہند مہاسگر (بحر ہند) کے درمیان پیروی کرتے تھے جسے ہندو، ہندو، ہندو مت، ہندو مذہب یا ہندو دھرم کا نام دیا جاتا ہے۔

برائڈ سنائن دھرم کے طور پر بیان کیے جانے والے مذہب کے بارے میں، یہ کہا جا سکتا ہے کہ 'سنائن' ایک خصوصیت/معیار ہے اور کوئی اسم نہیں، اس لیے نہ تو وید، نہ منو اسمرتی، نہ رامائن اور نہ گیتا میں کوئی ایک سطر ہے جو دھرم کے کسی ایسے برائڈ کی طرف اشارہ کرتی ہے جیسے سنائن دھرم کی مشہور اصطلاح، مثال کے طور پر ذیل میں ایک لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ صرف دھرم نہ کہ ہندو دھرم کا یا سنائن دھرم کا میں تخلیق کر رہا ہوں۔ وہ نفس ہے۔ انڈیا بے دینیت کا عروج ندامت ہے۔ مذہب کے بائے جب جب " 4 یوگے یوگے میں ممکن ہوں۔ دین کے قیام کے لیے برے اعمال f تباہی کے لیے سنتوں کی نجات کی خاطر - 8 -

،یدا یادا ہی دھرمسیہ گلانیر بہاوتی بھارت"  
 7-4 - ابيوتھنم دھرمسیہ تداثمانم سريجمائ  
 پريترایا سادھونم وناشایا چا دسکرتم۔  
 8-4 - دھرم سمتھاپنارتایا، سمبھاوامی یوگے یوگے

گلہ جس کا مطلب ہے: اے بھرت (ارجن، عقلمند، روشن خیال، پوری دنیا)، جب بھی دھرم کا کوئی [جرم/بگاڑ/غم/پچھتاوا] ہوتا ہے، میں دھرم کی بحالی، سادھوؤں (حضرات) کے تحفظ کے لیے، مذہبی اداروں کے قیام اور بدکاروں کی تباہی کے لیے اپنے آپ کو دوبارہ بناتا ہوں۔ لفظ بھارت کا حوالہ ارجن، عقلمند، روشن خیال اور عظیم بھارت زمین کی اولاد کے لیے دیا گیا ہے۔ یہاں (گیتا میں) اس زمین کے ٹکڑے کے لیے بھارت کا لفظ استعمال [نہیں کیا گیا ہے جسے اب ہندوستان-ہندوستان بھی کہا جاتا ہے۔

نوٹ: کسی کے ذہن میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہونا چاہیے، جو کبھی بھی اوپر پیش کیے گئے بیانات کی صداقت\* کے حوالے سے ہو، اگر ہم بڑے پیمانے پر بگاڑ دیکھ رہے ہیں (اپنے روزمرہ کے ساتھ، دوسروں کے ساتھ اور فطرت کے ساتھ) تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ دنیا میں منتہنی شروع ہو چکی ہے اور بڑے پیمانے پر تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔

سنائن کا مطلب سنسکرت میں شاشوات ہے، انگریزی میں دائمی یا بارہماسی یا ابدی، اور اردو میں جاوید یا دوامی (ii) وغیرہ۔ جب بھی اور جہاں بھی صحیفے میں دھرم کے معیار/خصوصیات کا حوالہ دیا گیا ہے انہوں نے دھرم سنائن کی اصطلاح استعمال کر کے اسی کو بیان کیا، چاہے وہ منو اسمرتی ہو یا کوئی اور نمایاں متن۔ ویکیپیڈیا کا بھی حوالہ دے سکتے ہیں، جہاں کوئی اس بات کی one، دھرم کے بارے میں مزید تفصیلات کے لیے تعریف کرے گا کہ دھرم (انگریزی یا کسی دوسری زبان میں اس کے مترادف لفظ نہیں ہے) کے بے شمار معنی ہیں اور ان کی تشریحات زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہیں۔

اس کے علاوہ، ہم اپنی دو کتابوں، 'دھرتے اتی دھرم (لاؤ تزو کی تاؤ تے چنگ کا دوبارہ جائزہ)' اور 'متبادل (iii) معیشت (موضوع نمبر 16، مذہبی اداروں سے معیشت کا نظم و نسق)' میں دھرم کے متعدد معنی اور تشریح کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں، جنہیں ویب سائٹ سے آزادانہ طور پر کتاب ڈاؤن لوڈ کر کے دیکھا جا سکتا ہے۔

- حالیہ زمانے میں گرو گرنٹھ صاحب کو ایک ایسا صحیفہ کہا جا سکتا ہے جو لوگوں کے دھرم کے بارے (4.2) میں پوچھے گئے بہت سے سوالوں کا جواب دیتا ہے لیکن درحقیقت بنیادی دھرم کا احیاء جو نانک نے شروع کیا اور دسویں گرو (ماسٹر) تک آگے بڑھایا جب سب سے بڑے بچے کو دھرم کی خدمت کے لیے تیار، تیار اور دیا گیا تو گرو-گووند سنگھ کو اس وقت نصب کیا گیا، جو کہ پنجاب میں بہت کم خاندانوں کو اپنے مقصد کے لیے بھول گئے تھے اور بھارت کے بہت سے دوسرے حصوں میں اس کو بھول گئے تھے۔ اٹھایا

ہر خاندان کے بڑے بیٹے کے اس گروہ نے اپنی اپنی کٹی بنائی اور اسے سکھ کا نام دیا، اپنے والدین کا آشرود اور چھوٹے بھائیوں اور بہنوں سے تعاون حاصل کرنا چھوڑ دیا، اس لیے کافی دولت ہونے کے باوجود آپس میں جھگڑے اور ہر قسم کے نشہ (سگریٹ، بیڑی کے علاوہ) کا شکار رہتے ہیں اور ان کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اپنے آپ کو سکھ قرار دینے والے تمام بھائیوں کو گرو گووند سنگھ جی اور دوسرے گرو کے بنیادی قول پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔

### ،، حل کی طرف اقدامات - ریفرنڈم کا سلسلہ (5)

ہندوستان میں ہمارے بہت سے مسائل کے حل جن پر اوپر تبادلہ خیال کیا گیا ہے اور نیچے بھی دیا گیا ہے آسانی کے ذریعے شروع اور ظاہر کیا جا سکتا ہے جس کے لیے ہمیں (BREXIT جیسے برطانیہ میں) سے ریفرنڈم اجتماعی طور پر آگے آنا اور اپنا کچھ کرنا ہے اور اس طرح اپنی زندگی کو روشن کرنا ہے۔ مندرجہ ذیل تین ریفرنڈم راستے کو نشان زد کر سکتے ہیں:

- "ایک قوم - ایک انتخاب - ایک ادارہ (عوام کی نمائندگی کا گھر یعنی لوک سبھا)" ، اور دیگر تمام آئینی (5.1) طاقت کے مراکز جیسے ریاستی حکومتیں، ایوان نمائندگان (راجیہ سبھا)، میونسپلٹی، پنچایت، منڈی وغیرہ کو ختم کر کے "ایک ملک-ایک الیکشن-ایک ادارہ" کے ادارے اور عمل کو اپنانے سے، ملک کو ہیٹ لائن اور سٹریٹ کو کم کرنے کے قابل بنایا جائے گا۔ گورننس، ٹیکس کو بہتر بنانا، مکمل سماجی تحفظ (مثلاً جسمانی، خوراک، پانی، تازہ ہوا، پناہ گاہ، لباس، صحت، تعلیم، انصاف، روزگار، تفریح وغیرہ) اور اپنے تمام شہریوں کو تخلیقی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے مواقع فراہم کرنے کے قابل بننا۔

### :اس موضوع پر درج ذیل ہے

اصطلاح، "ایک قوم- ایک انتخاب- ایک ادارہ" تصوراتی طور پر ایک دوا اور دوا معلوم ہوتی ہے جس کے (i) ذریعے ہندوستان کو اس وقت وراثت میں ملنے والی زیادہ تر بیماریاں اور جن کی وجہ سے ہندوستانی عوام بے پناہ مسائل کا سامنا کر رہے ہیں، ان کا وجود ختم ہو جائے گا۔ اس پر عمل درآمد آسانی اسی طرح کے ریفرنڈم کے کے معاملے میں صرف بیلٹ پیپر کے BREXIT ذریعے کیا جا سکتا ہے جیسا کہ حال ہی میں برطانیہ (برطانیہ) نے ذریعے کیا ہے۔

ون نیشن ون الیکشن کے اصولوں کو اپنانا - ایک ادارہ آمدنی/پیداوار/وسائل اور کام/ذمہ داریوں کی منطقی (ii) تقسیم کے لیے راہ ہموار کرے گا بچوں (بیٹا اور بیٹی)، خود (شوہر اور بیوی)، والدین (ماں اور باپ) اور معاشرہ (مقامی اور قومی حکومت) کے درمیان مساوی سطح پر جو کہ 12/5 فیصد یا 12/5 فیصد سے زیادہ ہوگا۔ عدم مساوات، اندھا دہند، بے روزگاری اور ناانصافی ایک سرے پر ہے اور اپنے تمام شہریوں کو ہر قسم کی سماجی

،تحفظ (جسمانی، مالی، جذباتی اور روحانی) فراہم کرے گی، یہ حقیقی مہمان ہے، اور اپنے پودوں اور حیوانات پرندوں، جانوروں اور ماہی گیریوں کی دیکھ بھال کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

آمدنی کی تقسیم اور منسلک ذمہ داری کا یہ نظام تجویز کرتا ہے کہ دو بچے (لڑکی اور/یا لڑکا) معمول، یک زوجگی (شوہر بیوی کی ایک اکائی یعنی دو نمبر)، والدین کی ایک اکائی (ایک اکائی ماں اور باپ یعنی دو نمبر/باڈیز) اور حکمرانی کی ایک اکائی (مقامی اور قومی یعنی دو نمبر/باڈی) کو ہم آہنگ زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ کہا جا سکتا ہے۔

اور ساتھ ہی آمدنی کی تقسیم کا یہ نظام اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ بچوں کی تعداد میں ہر ایک اضافے کے ساتھ، ازدواجی شراکت دار اور حکومتی یونٹ کسی نہ کسی کی آمدنی میں حصہ قربان کر دیتے ہیں اور خاندان معاشرے اور ملک میں بدامنی کا باعث بنتے ہیں اور جیسا کہ ہمیں اصول کی پیروی کرنے کا مشورہ دیتا ہے۔ یہاں انفرادی طور پر کسی کے بچوں کی تعداد اور ازدواجی رشتوں کی تعداد کے اصولوں پر عمل کرنے سے اختلاف ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے کسی کی آزادی کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور وسیع تر سطح پر اس پر بحث بھی کی جا سکتی ہے اور اس پر اتفاق بھی کیا جا سکتا ہے لیکن اجتماعی طور پر ہمارے پاس جو نظام ہے، ایسا ہونا چاہیے جو کسی کے حق کو خطرے میں نہ ڈالے اور ایک قومی اکائی کی قیمت پر دوسرے اور اس طرح کی تجویز کرے۔ صرف نمبرز/باڈیز۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمیں تمام اٹھائیس ریاستی حکومتوں، راجیہ سبھا، پنچایت وغیرہ کو چھوڑنے کی ضرورت ہے، اور اسی مدت کے لیے منتخب ماہرین کی مقامی ٹیم کی مدد سے ممبر پارلیمنٹ کی قیادت میں "ایک ملک- ایک انتخاب- ایک ادارہ" (لوک سبھا) اور مقامی حکومت کے لیے جانا چاہیے۔

**. ایک قوم - ایک مستقبل - ایک ثقافت** :گائے کے گوشت (گائے کے گوشت (کی پیداوار، اس کی کھپت اور (5.2) برآمد پر سماجی- اقتصادی- مذہبی- سیاسی پوزیشن، اور گائے پر نام نہاد بیان بازی - کہ گائے، دریائے گنگا زمین، اور مادہ جو اپنے حیاتیاتی والدین کے علاوہ بچوں کو دودھ پلاتی ہیں، وہ مائیں ہیں اور اگر ہم ہندوستان کی حیاتیاتی حیثیت کی برابری کی مستحق ہیں، تو وہ ماتا ہیں اور ہم زندہ رہنے کے قابل ہیں۔ صحت مند اور خوش

**:اس موضوع پر درج ذیل ہے**

۔ وہ کہتے ہیں کہ گائے کے قبیلے کے ساتھ ناروا سلوک ہونے تک (ان میں سے بہت سے لوگ گائے کو (5.2.1) مان کے برابر سمجھتے ہیں جو اپنی حیاتیاتی ماں کی عدم موجودگی میں ایک شیر خوار بچے کو دودھ پلاتی ہے اور اس کی پرورش کرتی ہے، جیسا کہ یسودا بھگوان کرشن کے لیے تھی اور بادشاہ اکبر کی طرح بہت سی دوسری مثالیں)۔ گائے کو روزانہ آکسیٹوسن کا انجیکشن لگانا تاکہ اس کے نپل اور دودھ دینے والا حصہ ڈھیلا ہو جائے (جو عام طور پر بچے کی پیدائش میں آسانی کے لیے استعمال ہوتا ہے)؛ یا خودکار دودھ پینے کی مشینوں کا استعمال گائے کو حمل کے مصنوعی طریقوں سے حاملہ بنانا؛ گائے کو اس کے بچھڑے کو مناسب طریقے سے کھانا کھلانے سے محروم کرنا؛ نر بچھڑوں کو مناسب خوراک فراہم نہ کرنا اور سردیوں میں انہیں سردی میں مرنے کے لیے کھلے میں چھوڑ دینا (چونکہ ٹریکٹر لگنے کے بعد وہ بیکار ہو جاتے ہیں)؛ یا بچھڑوں کو بیل کے بجائے بیل بننے کے لیے ڈالنا - اور آخر میں، جب گائے دودھ دینا چھوڑ دے تو اسے لات مار کر کھلے میں رہنے اور کچرا کھا کر زندہ رہنے کے لیے، یا کسی قصاب کے ذریعے اسے دستی طور پر یا خودکار گوشت/گائے کے گوشت کی پیداوار کے مراکز میں مارنے کے لیے لے جانا اور اس کا گوشت ہندوستان میں کھانے کے لیے بیچنا، یا کسی بیرونی ملک میں اس کی چمڑی کے طور پر استعمال کرنا۔ زیادہ تر ٹینریز میں (زیادہ تر دریاؤں کے قریب واقع ہے، جو مدر گنگا سمیت ندیوں کو آلودہ کرتے ہیں)، اور اس کے سینگ اور ہڈیاں فارمیسی، ٹوتھ پیسٹ اور برتن (چینی مٹی) میں انسانوں کے مزید استعمال کے لیے صنعتیں بناتی ہیں۔

مظالم اور جرائم جو انسانوں نے گائے کے قبیلے پر کیے ہیں ان کے نتیجے میں متعدد ثانوی اور تیسرے درجے کے نقصانات ہوئے ہیں، یعنی:

دودھ دینے میں آسانی کے لیے گایوں میں آکسیٹوسن کے بار بار اور باقاعدگی سے انجیکشن لگانے سے ان کے (i) جسم اس قدر زہریلے ہو گئے کہ جب ایک گائے کھلے میں مر گئی اور گدھ (قدرتی صفائی کرنے والے) اسے کھا گئے تو وہ بھی گائے کے زہریلے جسم کی وجہ سے مر گئیں، جس سے گدھ مکمل طور پر ختم ہو گئے۔ اس طرح قدرتی صفائی رک گئی۔

مزید، دریائے گنگا اور یمن کے کناروں پر دانستہ طور پر ٹینریز لگانے کی وجہ سے (بنیادی طور پر ان ہندوستانیوں کو جو دریائے گنگا کو اپنی ماں مانتے ہیں) کو نیچا دکھانے کے لیے (اور کیمیکل ملا گندے پانی کو دریائے گنگا میں بہنے دینے کی وجہ سے، گنگا ڈالفن کی پوری نسل معدوم ہو گئی۔

پہلے ہندوستانی اشرافیہ میں دودھ کے ساتھ مل کر چائے اور کافی کا تعارف، پھر عام لوگوں میں، جنگل کی (ii) زمین میں ناقابل تصور کمی کا سبب بنا (گائے، بھینس، چینی، چائے کی پتی، کافی کے بیج، الائچی، ادک وغیرہ کے لیے گھاس کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کے لیے، چائے اور کافی کے لیے ضروری ہے - جو کہ زیادہ کے ساتھ ملایا جاتا ہے)۔ (پرنڈے، جانور اور رینگنے والے جانور جنگلوں میں پائے جاتے ہیں۔ exctus تر دودھ کے

گرے مارکیٹ میں ہونے والی ایجادات کے بعد کہ گھی - بہت زیادہ قابل احترام گائے کا گھی - مقامی بوائز (iii) میں گائے کے گوشت کی پروسیسنگ کے دوران کچھ کیمیکل ملا کر بھی بنایا جا سکتا ہے) جس کا یکساں طور پر نماز کے دوران چراغ جلانے اور پرسادم کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے، یعنی لٹو جیسی مٹھائیاں،) تروپتین بالا اور تروپتی جی میں سابقہ مذہبی کوٹ ہے۔ ہندوستان کے لوگوں کی

مدر ڈیری کے طور پر دودھ تقسیم کرنے والے مراکز کا افتتاح گائے کے قبیلے پر ہونے والے مظالم کا مذاق (iv) اور مذاق اڑا رہا ہے، جب کہ امول، سودھا، پارس، پراگ اور مدر ڈیری کی نام نہاد کامیابی کی کہانیاں گائے پر جرائم کی کہانیاں ہیں۔ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کا قیام، جس میں ڈیری ڈویلپمنٹ کی وزارتیں ہیں، دودھ) اس طرح گائے کے گوشت (کی پیداوار بڑھانے کے لیے تحقیق پر فنڈز فراہم کرنا، گوشالوں) ڈیریوں (کو سو فٹ لون دینا، اور گایوں کو سبسڈی یا مفت گھاس دینا - حکومت کی طرف سے گائے کے قبیلے کے خلاف جرائم میں پوشیدہ تعاون کہا جا سکتا ہے۔ جبکہ گائے کے گوشت اور زندہ مویشیوں کے چارے کی درآمد کی اجازت دینا حکومت کی طرف سے گائے کے قبیلے پر ہونے والے جرم کی صریح نمائش ہے۔

انسانوں کے ذریعہ قبیلے کے خلاف مظالم اور جرائم، اور اس کے برعکس، گائے کے قبیلے اور دیگر تمام پرنڈے جانور، رینگنے والے جانور اور مابی گیری جو خوفناک طور پر مر گئے اور معدوم ہو گئے - کہ کسی بھی بہادر قدم کی توقع نہ تو دھرم سنسد سے، نہ سیاسی سنسد (پارلیمنٹ) سے، نہ سپریم کورٹ سے کی جا سکتی ہے۔ سوائے بیدار روح کی خصوصی دعاؤں اور پھر ملک میں ریفرنڈم کے، کوئی بھی چیز گائے کی حالت کو نہیں بدل سکتی اور گائے، گنگا، زمین، ہماری حیاتیاتی ماں، اور ایک بچے کی دیکھ بھال کرنے والی بچی سے بڑے ہونے تک ہمارے فخر کو بحال نہیں کر سکتی۔

۔ ایسا کیوں ہے کہ گائے کو نہ صرف ماں سمجھا جاتا ہے، پھر گنگا کو ماں، زمین کو ماں، اور حیاتیاتی (5.2. 2) ماں کے علاوہ کوئی اور عورت جو شیر خوار بچے کو دودھ پلاتی ہے اور اس کی دیکھ بھال کرتی ہے؟

ماں اور باپ کے لقب یا عہدے کا نہ تو مطالبہ کیا جا سکتا ہے، نہ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے، نہ خود حکم دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی دوسروں کے ذریعے عطا کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ، ماں اور باپ کا لقب یا مقام ان لوگوں کے لیے خدا کی طرف سے ایک پروویڈنس ہے جو روح کے سفر میں کسی فرد کی فطری خوبیوں میں ترمیم کیے بغیر اس کی اجازت دیتے ہیں یا مدد کرتے ہیں۔ چونکہ گائے کا دودھ کسی بھی بچے کی فطری خوبی کو نہیں بدلتا (چاہے وہ انسان ہو، کتا، بکری، بلی، گھوڑا، شیر، ہاتھی وغیرہ) (اس لیے دریائے گنگا کا پانی اور زمین پر اگائے جانے والے پھل اور سبزیاں بھی کسی بھی ہستی کی فطری خوبی کو نہیں بدلتی ہیں۔ اس لیے انہیں حیاتیاتی ماں کے ساتھ ساتھ ماں کا درجہ بھی دیا جا رہا ہے۔

گائے، گنگا، دھرتی اور خواتین پر مظالم اور جرائم کا تسلسل دیکھنا، اور یہاں تک کہ ہندوستان (اور دنیا) میں افراد حکومت اور معاشرے کی طرف سے اس میں اضافہ کرنا جہالت، بزدلی، یا زرمبادلہ کمانے کی ہوس اور گائے کا گوشت کھانے والوں کے درمیان نام نہاد آقاؤں کو راضی کرنا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرح کی کارروائی (مظالم اور جرائم مندرجہ بالا حقائق کو جاننے کے بعد بھی) جاری رہنا جلد از جلد ہندوستان کے لیے تباہی کا باعث ہے۔

ملک میں ریفرنڈم (قیامت) کے لیے ایکشن کے حوالے سے راستہ ہے۔

. 'ایک قوم - ایک تقدیر - ایک نظام': ہمارے گھر، اپنے علاقے، معاشرے، ملک اور ہماری پوری دنیا میں (5.3) صفائی اور حفظان صحت (جسمانی، ذہنی اور جذباتی) کا مسئلہ جو کہ سماجی، معاشی، مذہبی اور سیاسی طور پر ہے، اسے کسی بھی صحت مند بقا کی بنیاد کہا جا سکتا ہے اور پوری دنیا میں ایک نظام کی ضرورت ہے۔

**اس مسئلہ پر درج ذیل ہے:**

ہمیں اپنے اردگرد جمع ہونے والی گندگی کی ہم آہنگی کی حیثیت کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہے (جسمانی (i) گندگی اور کچرے کے طور پر، جذباتی نفسیاتی اور فحش مواد کے طور پر، مذہبی طور پر زبانی گالی اور نفرت پھیلانے کے طور پر، سیاسی طور پر قانون سازی اور معافی کے ساتھ قانون کی خلاف ورزی اور عزم کی عدم پابندی اور اس کے بعد غیر ضروری شرائط کی تعریف کی جا سکتی ہے اور اس کے بعد وقت پر پورا ہونا ضروری ہے۔ بھکاریوں، طوائفوں کی ایک بڑی تعداد کی موجودگی سے، پھر ماہانہ مفت راشن حاصل کرنے کے لیے قطار میں کھڑے لوگوں کی تعداد کے حساب سے (حکومت ہند کے مطابق یہ اسی کروڑ ہے جو کہ ہندوستان کی آبادی کا پچاس فیصد سے زیادہ ہے)، پھر روزگار کی تلاش کے لیے قطار میں کھڑے پڑھے لکھے اور ان پڑھ لوگوں کی تعداد، تنہائی کا شکار عمر رسیدہ افراد کی تعداد، پھر ان کی تعداد کے حساب سے پولیس کی طرف سے واجب الادا رقم ادا کی گئی۔ مقدمات کا اندراج اور عدالتی مقدمات زیر التوا، پھر تحریکی، مذہبی مبلغین کے خطبات/تقریر میں بجوم کے حجم کے حساب سے ملک کے ہسپتالوں میں مریضوں کی تعداد میں اضافہ)۔

**گندگی کی ہم آہنگی کی حیثیت کو مستحکم کرنے کے بعد ہمیں اس بات پر بحث کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم صفائی کو کیسے برقرار رکھیں گے، وہ کیا پیرامیٹرز ہوں گے جو گندگی اور غلاظت کی تعریف کرتے ہیں۔ ایک نظر صفائی اور حفظان صحت، پھر یہ کیسے کیا جائے گا اور کون کرے گا اور اس کا مجموعی طریقہ کار کیا ہوگا، اور اس صفائی اور حفظان صحت کی پروویڈنس مکمل سماجی تحفظ کو کیسے یقینی بنائے گی (مثلاً جسمانی، خوراک، پانی تازہ ہوا، رہائش، لباس، صحت، تعلیم، انصاف، روزگار، تفریح وغیرہ۔**

**:- صفائی اور حفظان صحت سے متعلق مختلف مسائل (5.3.1)**

اس بات کی تعریف کرنا بالکل واضح ہے کہ جب چھوٹے بچے اور چھوٹے بچے گھر میں کھیلتے ہیں تو وہ 1 کچھ شور مچاتے ہیں، بہت سی چیزوں کو یہاں اور وہاں کچھ کاغذات کے ذریعے ادھورا چھوڑ دیتے ہیں، کھانے کی جگہ میں ادھورا چھوڑ دیتے ہیں اور برتنوں کو جیسا کہ ہوتا ہے یا زیادہ سے زیادہ سنک میں صاف کرنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں، مختصر یہ کہ بچے شام تک کچھ افراتفری پیدا کرنے کے پابند ہوتے ہیں یا رات کو جلدی سوتے ہیں اور رات کو سوتے ہیں۔ اُن دن، یہ چھوٹے بچے ایک ہی کھیل اور ورزش کرتے ہیں اور اس کی پرواہ ، کیے بغیر اتنی ہی گندگی، غلاظت اور کوڑا کرکٹ بناتے ہیں کہ صفائی کون کرے گا اور سب کچھ کیا جاتا ہے ظاہر ہے گھر صفائی اور حفظان صحت کو برقرار رکھنے کے عمل میں جو چھوٹے بچے کے لیے ضروری ہے۔ میں صفائی ستھرائی اور حفظان صحت کو برقرار رکھنا والدین اور ایک ہی احاطے میں رہنے والے دوسرے بزرگوں کی ذمہ داری کہہ سکتے ہیں۔ لیکن ذرا سوچئے کہ اگر گھر/گھر معمول کے مطابق صاف اور حفظان صحت کے مطابق نہیں رکھا جائے گا تو کیا ہوگا؟

جب ہم (بالغ اور بزرگ) کارخانوں، دفاتر، فارم ہاؤسز، دکانوں، دکانوں وغیرہ پر کھیلتے/کام کرتے ہیں تو اسی طرح ہم کچھ شور مچاتے ہیں، بہت سی چیزوں کو مسمار کرتے ہیں، کچھ کاغذات کے ذریعے یہاں اور وہاں، نامکمل کھانے کو کھلے میں چھوڑ دیتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں یا کاغذ اور پلاسٹک کے برتنوں کے ذریعے جیسے یہ ہے یا زیادہ سے زیادہ کوڑے دان میں صاف کرنے کے لیے۔ مختصراً یہ ہے کہ ہم شام تک کچھ افراتفری پیدا کرنے کے پابند ہیں یا شاید رات تک جب ہم تھک جائیں اور آرام کے لیے اپنے گھر/گھر کی طرف بھاگیں۔ اُن دن ہم وہی کھیل اور ورزش کرتے ہیں اور اس بات کی پرواہ کیے بغیر کہ صفائی کون کرے گا، کیوں کرے گا، اس کے بدلے میں کیا ملے گا، اور پھر شہر میں صفائی اور حفظان صحت کو برقرار رکھنے کے عمل میں جس کی ہمیں ضرورت ظاہر ہے کہ شہروں میں صفائی اور حفظان صحت سے بالاتر ہونا معاشرے کے والدین ہے، سب کچھ کیا جاتا ہے۔ اور اسی شہر میں رہنے والے دیگر بزرگوں کی ذمہ داری کہہ سکتے ہیں۔ لیکن ذرا سوچئے کہ اگر شہر کی معمول کے مطابق صفائی اور حفظان صحت کو برقرار نہ رکھا جائے تو کیا ہوگا؟

اقوام متحدہ جتنی بھی بہتر صفائی کی بات کرے لیکن مچھروں کو بھگانے والی کریم، مچھروں سے بچاؤ کی (i) کریم، مچھر دانی، فیس ماسک اور سینیٹائزر کی فروخت، ہوا اور پانی صاف کرنے والے آلات کی فروخت، ادویات کے بلوں میں، ڈاکٹروں، لیبارٹریوں اور ہسپتالوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کے نتیجے میں ذہنی مریضوں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہو رہا ہے۔ بہتر صفائی اور حفظان صحت کے حوالے سے جو بھی ہو۔

صفائی جسے خاندان اور معاشرے کی سطح پر آسانی سے حل کیا جا سکتا ہے ایک بین الاقوامی مسئلہ بن چکا (ii) ہے جس کی تعریف اس حقیقت سے کی جا سکتی ہے کہ ماضی قریب میں (سال 2013 کے بعد) اقوام متحدہ نے جو کہ بیت الخلاء "Take Poo to the Loo" صفائی اور حفظان صحت کے حوالے سے ایک بہت بڑا پروگرام تک لے جانا ہے کے عنوان سے اٹھایا تھا، اور ملک کے کئی علاقوں میں کھلی کچھریوں کی تعمیر کے لیے فنڈز فراہم کیے تھے۔ انسان) اس کے نتیجے میں کروڑوں بیت الخلاء کی تعمیر ہوئی ہے اور کھلے عام رفع حاجت پر تنقید کی گئی ہے۔

اس فلیگ شپ پروگرام کے بعد بھی ہم نے دنیا بھر میں وائرس اور بیکٹیریا کی لہروں کے بعد لہریں دیکھی ہیں جو اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ یہ پروگرام نہ صرف بری طرح ناکام ہوا ہے بلکہ اس نے دنیا میں مزید گندگی / غلاظت / کوڑا کرکٹ اور غیر صحت مند حالات پیدا کیے ہیں جس کے نتیجے میں مزید وائرس اور بیکٹیریا منڈلا رہے ہیں اور اس کے نتیجے میں وبائی امراض پھیل رہے ہیں۔

اس اجتماعی ادارے (متحدہ قوم) کی وائرس کے پھیلاؤ پر قابو پانے، کنٹرول کرنے اور اس کے خاتمے میں ناکامی \* (پچھلے دو تین سالوں میں یکے بعد دیگرے) اس ادارے اور اس سے وابستہ رہنماؤں کی دنیا کی قیادت کرنے میں

ناکامی کی عکاسی کرتی ہے اور ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ایک نئی سوچ، نئی سوچ اور اجتماعی کوشش کی جائے تاکہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ایک عملی راستہ فراہم کیا جا سکے۔

کہا جاتا ہے کہ اگر ہم صفائی اور حفظان صحت چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم نہ صرف گندگی / غلاظت / کوڑا کرکٹ کو صاف کریں بلکہ گندی ذہنیت کے لوگوں سے بھی آزادی حاصل کریں اور صفائی اور حفظان صحت کے دائمی قوانین کو زندہ کریں۔

اگر ہم اپنے تعلیمی مراکز کی حالت زار دیکھیں جو تمام طلبہ کو صفائی ستھرائی کا سبق سکھا رہے ہیں اور ہر (ii) شعبہ ہائے زندگی میں اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے الما معاملہ میں اسی کی تصویر کشی کر رہے ہیں تو یقین ہے کہ اس وقت ہمیں مایوسی ہی ہو رہی ہو گی۔

درحقیقت، زیادہ تر تعلیمی مراکز میں، صفائی کا کام کم تنخواہ والے ملازم یا کنٹریکٹ پر کام کرنے والے کو سونپا جاتا ہے۔ یہ ملازم یا ورکر فرش صاف کرتے ہیں، فرش صاف کرتے ہیں، بیت الخلا روزانہ ایک بار صاف کرتے ہیں لیکن شاذ و نادر ہی کمروں کی چار دیواری، اس کی چھت اور چھت، دروازے اور کھڑکیاں، چھت کے پنکھے اور ایئر کنڈیشنر، لائٹنگ کے لوازمات، میز کرسیوں کے اندر، کچرے کی بالٹیاں وغیرہ صاف کرتے ہیں اور اس طرح بہت کچھ چھوڑ دیتے ہیں۔

فائلوں اور دیگر ریکارڈوں سے مزید دھول، لائبریری میں موجود کتابوں اور سٹور میں موجود مضامین کو شاذ و نادر ہی صاف کیا جا رہا ہے، اس کے علاوہ بڑی صفائی کا مظاہرہ کرنے کے لیے ادارے کے باغ میں پودوں اور درختوں کے پتوں پر نہانے یا پانی کے چھڑکاؤ کی بات ہی کیا جائے۔

اگر تعلیمی اداروں (اور ہسپتال، عدالت، دفتر منتظمین اور مندر / مسجد) میں جسمانی صفائی کی صورت حال (جو کہ نظر آتی ہے اور کرنا کسی حد تک آسان ہے) ٹھیک نہیں ہے، تو پھر ثانوی صفائی اور تیسرے درجے کی صفائی (جو کہ دماغ اور دل کی ہے) کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے جس پر یہ ادارے فرض کر رہے ہیں؟

یہ بات سب کے لیے حیران کن ہو سکتی ہے کہ ہندوؤں سے لے کر یہودیوں تک، بدھ مت سے جینوں، عیسائیوں (iii) سے مسلمانوں، سکھوں سے لے کر بھائی تک کسی بھی مذہب نے مشترکہ جگہوں کی صفائی کے بارے میں بات نہیں کی اور نہ ہی اس کے بارے میں بات کی ہے، جیسے کہ معاشرے میں صفائی کون کرے گا، اور وہ کیوں کرے گا، کس عمر میں وہ اس کام کو انجام دے گا اور اس کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے گا اور اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔

مزید برآں، تقریباً تمام مذاہب اس بات کی وضاحت نہیں کرتے کہ ان کا حق اور ذمہ داری کیا ہو گی، دوسرے جانوروں، پرندوں اور مابی گیریوں، درختوں اور پودوں، ماحولیات اور فطرت کے لیے کم از کم صاف اور صحت مند ماحول کو برقرار رکھنے کے لیے اشتراک اور شراکت کیا ہو گا، اور اس طرح اپنے ہی شاگرد کو معذور رکھا جائے، خوف میں ۔

دلیل ہے کہ ایمان اور افزائش ہر وجود میں فطری ہے اور اس کی جڑیں انسانوں سمیت ہر جاندار کے لیے (i. iii) گہری اور مرکزی ہیں، اس لیے اگر ہم چاروں طرف گندگی / غلاظت / غلاظت کا مشاہدہ کر رہے ہیں تو یقینی بات ہے کہ لوگوں کے بہت بڑے طبقے (مذہب و خطہ کو کاٹ کر) کا ایمان متزلزل ہوا ہوگا۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ تمام مذاہب اپنی توانائی کھو چکے ہیں اور ان کے اثر و رسوخ کا دور ختم ہو چکا ہے، نتیجتاً وہ اپنی مطابقت کھو چکے ہیں اور اپنے پیروکاروں کو قابو کرنے، کنٹرول کرنے اور ان کی رہنمائی کرنے سے قاصر ہیں۔

یہ ہم سے ایک بہت ہی بنیادی سوال اٹھانے کے لیے پوچھتے ہیں، کیا یہ تمام مذاہب اس قابل ہیں کہ وہ کمیونٹی کی تمام بنیادی اور مقامی ضروریات بشمول صفائی اور حفظان صحت کو پورا کر سکیں اور ہمیں آگے لے جائیں یا ہمیں اجتماعی طور پر بنیادی دھرم/مذہب پر نظر ثانی کرنی ہوگی؟

یہ ایک ستم ظریفی ہے کہ پچھلے تین ہزار سالوں کے دوران معاشرے نے زیادہ تر اہم کام بادشاہی/حکومت کو (iv) سونپے ہیں جس کے نتیجے میں یہ کام سرکاری ملازمین/نوکروں کے نام سے کرائے کی افرادی قوت کے سپرد کر دیا گیا ہے اور اس طرح معاشرہ اور اس کے لوگ اپنے اعمال کے قیدی بن گئے ہیں۔ یہ حیرت کی بات ہے کہ سرکاری اہلکاروں/نوکروں (پولیس اہلکار اور فوج) کو اسلحہ لے جانے کی اجازت ہے اور فیصلے کی منظوری سمیت شرائط و ضوابط کا حکم دیا گیا ہے لیکن مالک جو کہ عوام ہے اسے ہتھیار اٹھانے اور حتیٰ کہ کسی بھی مشکل کی صورت میں اپنی حفاظت کرنے سے روک دیا گیا اور یوں وہ ایک بے بسی کا شکار ہو گئے۔

وزیر اعظم/صدر/بادشاہ ملکہ (انگلیڈ میں) کے علاوہ تمام سیاست دانوں کے پاس طاقت کی کمی ہے اور اس وقت ایسا لگتا ہے کہ سرکاری ملازمین ملک کے مالک ہیں (تمام تنخواہ، مراعات، پنشن، رشوت اور بہتہ خوری سے لطف اندوز ہو رہے ہیں)۔ ایسا لگتا ہے کہ ملک میں مجموعی بدانتظامی کی وجہ سے اصل مالک 'عوام' مفلس ہو چکا ہے جو اب ملک کے سربراہ (وزیر اعظم/صدر/بادشاہ ملکہ) اور ان سرکاری ملازمین کی خدمت کے لیے پیدا ہونے والی کٹھ پتلی کی طرح نظر آتا ہے۔ کیا اس طرح کے منظر نامے کے تسلسل کو سراہا جا سکتا ہے؟

مجموعی طور پر دنیا کی موجودہ صورتحال نازک دکھائی دیتی ہے۔ اگر کسی کو نوجوانوں کی طرف سے کبھی (v) کبھار بدترین اور اس کے نتیجے میں عوامی املاک کی تباہی، مذہبی دشمنی، اندھی میکانائزیشن (اس سے جڑی، بیماریاں مثلاً نوجوانوں میں بڑے پیمانے پر بے روزگاری اور بزرگوں میں تنہائی، غذائیت اور موٹاپا، نفسیاتی امراض تنہائی) سے زیادہ گہری نظر آتی ہے، انسانی اسمگلنگ، اس سے منسلک بیماریاں، فحش نگاری اور اس سے منسلک بیماریاں۔ منشیات اور منشیات)، سماجی تحفظ کی تقریباً تمام اقسام کی عدم دستیابی، بنیادی اخلاقیات کی سراسر نظر اندازی، اور یہاں تک کہ قائدین اور میڈیا کے عملے کے آداب بھی اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ صورت حال مکمل طور پر تباہی یا قیامت کی طرف لے جا رہی ہے۔

چند اور لوگ کہتے ہیں کہ جو ہم دیکھ رہے ہیں وہ پچھلے تین ہزار سال کے عرصے میں نظام کی منظم ناکامی ہے جس میں جمہوری اور آزاد ممالک میں ایک کے بعد بادشاہت اور حکومت کے بعد حکومت اس کے اصل مالک یعنی شہری تک بنیادی باتیں بھی پہنچانے میں ناکام رہی۔

### :- پائیدار حل کی مثال (5.3.2)

ایک صاف ستھرے انسان کے دل میں خدا رہتا ہے، خاندان، معاشرہ، ملک سچ ہے لیکن ایک آدھا بیان، دوسری آدھی نیکی، گندے اور غیر صحت مند ماحول کو چھوڑنا، بچنا اور بچنا ہے، چاہے وہ فرد ہو، خاندان، ملک اور معاشرہ۔

لہذا، اگر کوئی زندگی کی دولت، آسائشوں، آسائشوں سے غافل ہو جائے تو ذاتی سطح پر صفائی و ستھرائی کو ترک کر کے خاندان اور اس کے گردونواح میں صفائی و ستھرائی کو کم اہمیت کا حامل معاملہ قرار دے سکتا ہے، تو بیماریاں، تکلیفیں اور غربت اور غلامی بھی آزمانے کی ضرورت نہیں بلکہ خود بخود پہنچ جائیں گی۔

اس کے برعکس اگر کوئی فطرت کی قربت میں صحت مند، خوشی اور عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہتا ہے تو اسے منافقت کو ترک کرنا ہوگا (یعنی کسی مقدس کتاب سے طوطی یا وعظ و نصیحت کرنا یا صفائی و ستھرائی کے حوالے سے) اور ذاتی سطح پر خود کی صفائی کا عمل شروع کرنا ہوگا اور خاندان کے ساتھ تعاون کا انتظام کرنا ہوگا۔ محلے اور معاشرے میں تاکہ صفائی اور حفظان صحت برقرار رہے۔

**شفا دینے والے کا علاج، پانچ عناصر، یعنی خلا، پانی، ہوا، آگ اور زمین کا احترام کرتے ہوئے، ماحول اور ماحولیات کے ساتھ ہمارے تعامل کی بنیاد بن سکتا ہے۔ اس لیے (مثال کے طور پر) جب ہم کپڑا خشک کر رہے ہوتے ہیں تو ہماری دعا یہ ہو سکتی ہے کہ "دریا کا پانی دریا میں جائے اور ہمارے کپڑے سوکھ جائیں۔"**

باشندے - جو ابتداء سے ہی یہاں موجود ہیں) اس بات کی آبنائی ( اگر ہم قبائلیوں کے درمیان دیکھیں ( 5.3.3) تعریف کریں گے کہ قبیلے کے ہر فرد کو ان تمام پہلوؤں کا خیال رکھنے کی تربیت دی جا رہی ہے جن کا سامنا مرد، اور عورت اپنی پوری زندگی میں کر سکتے ہیں، خواہ وہ حفاظت اور سلامتی ہو، کاروباری لین دین، انتظامیہ، پادری عدلیہ، یا معاون کام کرنا۔

کہا جاتا ہے کہ قبائلی-آبنائی/آبنائیرینجنز) اصل ہیں اور مہذب دنیا ایک سپر اسٹریکچر ہے جو اس پر بنایا گیا ہے یا ان اصولوں سے رہنمائی لے کر بنایا گیا ہے۔ لہذا جب سپر اسٹریکچر خستہ حال نظر آنے لگا تو اس کے لیے واحد آپشن رہ جاتا ہے کہ وہ اصل-آبنائین پر نظرثانی کریں اور ایک بار پھر ان سے سراگ/لیڈ/سائیڈ لیں کہ ان (قبائل) نے کس طرح بنیادی تحفظات (جسمانی تحفظ، خوراک کی حفاظت اور پناہ گاہ) کا خیال رکھا ہے اور اپنے انتظام، انصاف اور اپنے قبیلے کو برقرار رکھنے، تعلیم کے ساتھ ساتھ بنیادی عبادت، صحت اور ماحول کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ان کے انتظام و انصرام کو بھی انجام دیا ہے۔ عمر سے اپنے آپ کو برقرار رکھنے کے لئے

کیا ہمیں کسی جادو اور معجزے کا انتظار کرنا چاہئے یا آسمان سے کسی نئے خدا کے نازل ہونے اور ہمارے مسئلے کو حل کرنے کا انتظار کرنا چاہئے؟ یا اس موقع پر اٹھ کر قیامت کے لیے کام شروع کر دینا چاہیے؟

**۔ معاشرے میں جسمانی، ذہنی اور جذباتی صفائی کو برقرار رکھنے کے لیے بڑی تعداد میں ملازمت کے (5.4) موضوع نمبر 11: منافع بخش - راستے (تفصیلات ویب سائٹ سے کتاب متبادل معیشت میں دیکھی جا سکتی ہیں): (روزگار اور قابل احترام مصروفیت کے راستے**

**صنعت کاری کی خاطر صنعت کاری نے بہت سے ملک کو برباد کر دیا اور انسانوں کو ان کی بنیادی سرگرمیوں سے محروم کر کے معاشرے کے نچلے طبقے میں بے روزگار اور تنہا کر دیا، وہیں بہت ساری مشینوں نے معاشرے کے زیادہ آمدنی والے طبقے کے لوگوں کو غیر صحت مند، معذور اور قرنطینہ میں ڈال دیا۔**

مشینوں کے استعمال کے حوالے سے ملک اور معاشرے کی سطح پر کچھ بنیادی اور پختہ حد بندی کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر، تمام پیسنے، کاٹنے، سلاٹسنگ اور اس کی تقسیم کو مشینوں کے لیے محدود کیا جا سکتا ہے۔ بجلی اور پٹرول سے چلنے والی مشینوں کے استعمال میں انتخابی پابندی کے شعوری اور اجتماعی فیصلے سے ہم نوجوانوں کے لیے بڑی تعداد میں روزگار اور تنہائی کے شکار لوگوں کے لیے باعزت مشغولیت کے راستے پیدا کر سکتے ہیں، روایتی طریقوں کے لیے شعبوں کو دوبارہ کھول کر۔

کہا جاتا ہے کہ پرائمری کام کو فزیکل، سیکنڈری کام کو نیم/جزوی طور پر میکانائزڈ کرنا ہوتا ہے، ترتیری کام کو تکنیکی طور پر چلنا ہوتا ہے اور دوسرے ایڈوانس سٹیج کو خودکار ہونا پڑتا ہے (مثلاً زراعت اور کپڑوں کے لیے دھاگہ بنانا فزیکل، خوراک کی پروسیسنگ نیم مکینیکل، پیکنگ کو تکنیکی طور پر چلنا ہوتا ہے)، اس طرح اضافی ٹیسٹنگ (مثلاً ٹیسٹنگ). اختلاط، مواصلات خود کار طریقے سے کیا جا سکتا ہے

اگر ہم بجلی/پٹرول سے چلنے والی، پیسنے اور پالش کرنے والی مشینوں جیسے کہ چاول، دالیں اور گندم کے (i) استعمال کو ترک کر دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ درآمد شدہ بھی ایسی پیداوار کی فروخت پر پابندی لگا دیتے ہیں، تو موٹے حساب کے مطابق (ستمبر 2022 کے اعداد و شمار کے مطابق) یہ مشق سات ہزار لوگوں کو مابانہ دو کروڑ روپے سے زیادہ کا روزگار فراہم کر سکے گی۔ صرف ہندوستان میں گندم کا آٹا پیسنے میں کم سے کم مزید، اگر ہم مشین ویز کے استعمال میں انصاف سے کام لیں۔ ایک نظر ہر شعبے میں جسمانی کام کیا جائے تو یہ کوشش کم از کم چھ فیصد آبادی کو روزگار فراہم کرے گی یعنی تقریباً آٹھ کروڑ لوگ

روزگار/مصروفیت کے علاوہ یہ مشق فراہم کرنے والوں کو، یہ گندم کو برقی/پٹرول سے چلنے والی فلور ملوں سے دستی پیسنے میں تبدیل کرنے سے کرنے والے کے ساتھ ساتھ کھانے والے کو صحت کے دیگر فوائد بھی فراہم ہوں گے۔

(انقلاب فی منٹ) کولڈ گرائنڈنگ RPM چونکہ دستی طور پر چلائی جانے والی گندم کی آٹے کی چکی (چکی) کم برقی طور پر چلنے والی آٹے کی چکیوں کے مقابلے میں پیسنے RPM ڈیوائس ہے اس لیے آٹے کی پیداوار زیادہ کے عمل میں کسی بھی معدنیات اور وٹامنز کو ضائع نہیں کرے گی۔

کہا جاتا ہے کہ گندم کے آٹے کی چکی کو پیسنے سے لبلبہ متحرک رہتا ہے، اس لیے آٹا چکی کا یہ چلنا ان لوگوں کے لیے موزوں ثابت ہوا جو ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ہیں۔

مزید، یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ یہ لوگ جو گندم اور دیگر آٹا فراہم کرنے میں ملوث ہوں گے، خام مال کے ساتھ ساتھ تیار شدہ مصنوعات کی کچھ مقدار کو ذخیرہ کرنا چاہیں گے، جس کے نتیجے میں اس طرح کی مصنوعات کی خرید، ذخیرہ اور فروخت کے حوالے سے قومی حکومت کا بوجھ کم ہو گا اور اس طرح یہ عمل لوگوں اور ملک کے خود انحصاری کی طرف لے جائے گا۔

مذکورہ بالا کے علاوہ، ان باتھ سے چلنے والی چکیوں کی بڑی تعداد کے آپریشن سے چند لاکھ لوگوں کو اس کی تیاری اور دیکھ بھال کا کاروبار بھی ملے گا۔

اور "معیشہ کے پائیدار کام کے لیے کام، جنگ کی اقتصادیات، (کتاب: متبادل معیشہ)" کے باب کے مطابق (ii) ہندوستان کی ایک سو تیس کروڑ سے زیادہ آبادی کا ایک چوتھائی حصہ یعنی تقریباً کی تقسیم "کے باب کے مطابق - (a) بتیس اعشاریہ پانچ کروڑ لوگوں کو حفاظت اور سلامتی کے مختلف پہلوؤں سے منسلک ہونا چاہیے، جیسے - فیلڈ ڈیوٹی کرنا یا حفاظت اور سلامتی سے متعلق خصوصی (b)، کلاس روم کی تعلیم یا فیلڈ ٹریننگ حاصل کرنا - ضروریات کا انتظام اور مناسب انتظام، انٹیلی جنس کی نگرانی اور اس کا تجزیہ اور (c)، اسائنمنٹس میں شامل ہونا - تعلیم، تربیت اور خصوصی مہارتیں فراہم کرنا، حفاظت اور سلامتی سے متعلق تنازعات (d)، نظام کا مجموعی انتظام میں جیوری بننا، تحقیق اور ترقی کا تال میل وغیرہ۔

اگر ہم صحت مند اور خوش گوار ماحول میں انسانوں کی اوسط عمر کو سو سال پر لیں تو پچیس سال سے اوپر کی عمر تک کی حد بندی میں جسمانی طور پر بڑھنے، تعلیم اور تربیت لینے، پھر پچیس سے پچاس تک زمین پر کام کرنے، پھر پچاس سے پچھتر تک انتظام اور پھر پچھتر سے سو سال کی عمر تک انتظامیہ، تربیت اور انصاف فراہم کرنے میں شامل ہوسکتا ہے۔

اگر ہم اس تقسیم کو دیکھیں تو سیکورٹی کے لیے فیڈ میں تعینات کیے جانے والے حقیقی اہلکاروں کی آبادی کا سولہ فیصد یعنی 130 کروڑ آبادی/16=8.125 کروڑ افراد ہونا ضروری ہے۔

سیکورٹی میں 8.125 کروڑ لوگوں کی اس تعیناتی کا انتظام معاشرے کو کرنا ہے اور اس کی دیکھ بھال کرنا ہے اس لیے یہ قابل عمل، غیر قانونی طور پر قابل عمل اور اخلاقی طور پر شاندار ہوگا۔

ابلاغ کی معیشت اور ذرائع ابلاغ کے ذریعہ معیشت کا انتظام، اس ذرائع - کتاب کے مطابق متبادل معیشت، باب (iii) کہ معاشرے میں صحیح معلومات فراہم کرنے اور علم کے اشتراک کے A کے نکتہ نمبر 1 میں وضاحت کرتا ہے۔ 5

لیے فی سو میں کم از کم ایک مرد اور ایک عورت کی ضرورت ہوگی یعنی دو فیصد لوگوں کو موثر اور چوبیس گھنٹے درست اور معیاری معلومات اور مخلصانہ مشورے کے ساتھ ساتھ رہائشی اور غیر مقیم ہندوستانیوں کے ساتھ ساتھ مہمانوں اور مہمانوں کو بھی ممکنہ مدد فراہم کرنا ہوگی۔ لہذا، صحیح معلومات فراہم کرنے اور علم کے اشتراک کا اس کا عمل تقریباً لوگوں کو براہ راست روزگار/منگنی فراہم کرے گا۔ سوسائٹی کی طرف سے دو کروڑ پچاس لاکھ افراد

کے مطابق : تفریحی تحفظ کی فراہمی کم از کم آبادی کے چھ فیصد کو روزگار/منگنی (5.B) مزید پوائنٹ نمبر (iii.i) فراہم کرے گی جیسے کہ ہندوستان میں تفریح تقریباً براہ راست مشغولیت/روزگار فراہم کرنے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ آٹھ کروڑ لوگ

کہا جاتا ہے کہ "شام میں تفریح اگلی صبح میں اچھی آوازیں لائے گی لہذا تفریحی تحفظ سب سے اہم ہے جو ایک معاشرہ اور قوم اپنے شہریوں کو فراہم کر سکتا ہے اور فراہم کر سکتا ہے۔

پوائنٹ نمبر ، ماحولیاتی نظام کی اقتصادیات، شمسی (آگ)، ہوا، پانی، زمین اور خلائی "کے باب کے مطابق " (iv) حل کا نمونہ۔ "شجرکاری کا آپریشنل اور انتظامی پہلو" ، اگر ایک شخص تقریباً تمام ضروریات کو پورا کر سکتا 4 ہے۔ دو سو درخت پھر جنگلات سے فی ضلع دس ہزار لوگوں کو روزگار ملے گا جس سے ستر پچاس لاکھ سے زیادہ لوگوں کو روزگار ملے گا۔ (بھارت میں سال 2022 میں آبادی کے مطابق)، کل سات سو تہتر اضلاع میں جو بھارت میں ہیں۔ یہ محکمہ جنگلات کے کنکرنٹ سیٹ اپ کو بند کر کے اور اسے سوسائٹی کے حوالے کر کے کیا جاسکتا ہے - یہ واحد راستہ ہے جس سے ہم ہندوستان کی پائیداری کو یقینی بنا سکتے ہیں۔

حل کی ، (4) نمبر صاف اور حفظان صحت کی معیشت اور صفائی اور حفظان صحت کی معاشیات" کے باب" (v) ،مثال

دن میں کم از کم دو بار پہلے سے پکائے گئے کھانے کے فضلے اور پکے ہوئے کچرے کو جمع کرنے سے (a) کچرے کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو جائے گا، مزید یہ کہ اس سے گائے کے قبیلے کے لیے گھاس اور پرندوں، ماہی گیری اور دیگر پالتو جانوروں کے لیے اضافی خوراک کی ضرورت میں کمی آئے گی۔

یہ سرگرمی تقریباً پیدا کرے گی۔ ملک میں دس لاکھ ملازمتیں (اس حساب سے کہ ایک شخص تقریباً ایک ہزار کی آبادی کو پورا کر سکے گا تو دس لاکھ لوگوں کی ضرورت ہو گی اگر ہم پہلے سے پکایا ہوا اور شام کو / رات کے کھانے کے بعد بھی کھانے کا فضلہ جمع کرنا شروع کر دیں)۔

(ب) خواتین کے لیے مناسب پیشاب کی تلاش میں ایک حقیقی مسئلہ ہے جسے عوامی مقامات جیسے کہ مصروف بازار، شہر کے مراکز، کالجوں اور یونیورسٹیوں، مذہبی مقامات، تالاب پر نہانے کے گھاٹ، اور ندی، بس اسٹینڈ، ریلوے اسٹیشن اور ایئر پورٹ کے ٹرمینلز، جن میں لڑکوں کے لیے الگ الگ سہولیات، لاؤ روم، لاؤنج اور کمروں کی سہولت ہو سکتی ہے۔ بوڑھوں اور لوگوں کے لیے۔

ان جگہوں پر امونیا نکالنے کے چھوٹے پلانٹس، بائیو گیس اور واٹر ٹریٹمنٹ اور بیت الخلا، پینے کا پانی وغیرہ خریدنے کے لیے دکانیں ہو سکتی ہیں۔ یہ علاقہ کافی روزگار اور کاروبار کے مواقع پیدا کرے گا۔

معاشرے کے اندر مطلوبہ تعداد میں ملازمتیں پیدا کر سکتے ہیں اور معاشروں کے ذریعہ ہی اس کا انتظام کیا جاتا ہے۔

#### 6. اوپر کی سرگرمیوں کو شروع کرنے کے لیے بھارت ایک بہتر جگہ کیوں ہو سکتا ہے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ہر مذہب کے مبلغین/پادری خود کو دہشت گردوں، چوروں، ڈاکوؤں، دھوکے بازوں، لٹیروں اور نام نہاد شیطانی قوتوں کے طبقے اور ان کی سرگرمیوں سے الگ کر لیتے ہیں لیکن معاشرے میں خوف و ہراس پھیلانے اور نفرت و عداوت کی افزائش جیسی غیر مذہبی حرکتیں کرتے نظر آتے ہیں۔ ان طاقتوں کے بالکل برعکس، سنت اور سادھو اچھے کام کرتے رہتے ہیں لیکن کریڈٹ لینے سے خود کو الگ کر لیتے ہیں۔ اگرچہ ہر ملک میں شیطان اور سنتوں کا اپنا حصہ ہے لیکن قدیم زمانے سے بھارت کو سنتوں اور سادھوؤں کا ٹھکانہ سمجھا جاتا ہے۔ سنتوں اور سادھوؤں کی موجودگی کی وجہ سے، ہندوستان-بھارت کے نام سے جانا جاتا زمین کا یہ ٹکڑا کافی خوش قسمت ہے کہ اس نے صدیوں سے مل کر سامنا کرنے والی تمام مشکلات کے باوجود اپنی مکمل مذہبیت کو برقرار رکھا ہوا ہے۔

مزید برآں سنتوں اور سادھوؤں کے ایسے معزز طبقے کی موجودگی کی وجہ سے، ہندوستان اپنے آپ کو ایک دھرم نیرکش (مکمل طور پر مذہبی) ملک کے طور پر برقرار رکھنے میں کامیاب رہا ہے، اس کے باوجود کہ اس پر ہندو قوم بننے کے لیے تقسیم کے دوران زبردست دباؤ تھا۔

ہندوستان کے بارے میں جو مثبت بات ہے وہ یہ ہے کہ اس کے بچے اپنا اعتماد حاصل کر رہے ہیں اور اب ان پر اعتماد کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے، اس کی ثقافت اور روایات پر فخر ہے۔ سنتوں اور سادھوؤں کے آشیرود سے ہندوستان-بھارت اب خود کو کھڑا کرنے اور ابدی کو بحال کرنے، برائیوں کو ختم کرنے اور نظام کو آگے بڑھانے ہم سب سے جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہم تعاون کریں نہ کہ رکاوٹیں بنیں اور کے لیے موزوں پاتا ہے۔ ہمہ گیر امن و ہم آہنگی کی بحالی کے اس طویل انتظار کے کام میں رکاوٹیں کھڑی کریں۔

آخر میں، یہ کہا جا سکتا ہے کہ مندرجہ بالا مشق صحیح معنوں میں ہندوستان کی شان کو بحال کرے گی جو کہ بھارت ہے، اور اسی طرح ہماری مشترکہ کوششوں کا مستحق ہے۔ براہ کرم جمع کروائیں نیک خواہشات کے ساتھ خدا ہندوستان پر رحم کرے

آپ کا مخلص

نریندر

کے لیے - دھرم کی قیامت

ای میل: [resurrectionofdharma@gmail.com](mailto:resurrectionofdharma@gmail.com) ، [connect@resurrectionofdharma.com](mailto:connect@resurrectionofdharma.com)

ویب سائٹ: [resurrectionofdharma.com](http://resurrectionofdharma.com)

بتاریخ: 30.04.2025